236

گواہیاں

گواہِ غربتِ شبیرؑ ہو گا سارا جہاں
کریں گی ظلمتیں رو رو کے ظلمتوں کو بیاں

فلک کے ساتھ فضا بھی گواہیاں دے گی
غموں کی گرم ہوا بھی گواہیاں دے گی
زمینِ کرب و بلا بھی گواہیاں دے گی
کہے گی خاک کہ زروں سے میرے خوں تھا رواں

کہے گی صاحبِ والعصر سے یہ رو کے فرات
نبیؐ کے لعل پہ تھی تنگ کربلا میں حیات
میں خود بھی پیاسی تھی تشنہ دہن حسینؑ کے ساتھ
اگر حسینؑ بلاتے تو خود میں جاتی وہاں

گواہی ظلم کی یوں دے گا حرملا کا تیر
تڑپ کے رہ گیا سرورؑ کے ہاتھ پر بے شیر
یہ امتحان تھا میرا نہ تھی میری تقصیر
چلا تھا میں جو کماں سے تو رو پڑی تھی کماں

236

کہیں گے مہدیؑ دوراں سے تیر اور بھالے
ہم ہی تھے زین سے شہہؑ کو اتارنے والے
وہ تشنگی تھی کہ شہہؑ کی رگوں میں تھے چھالے
ہر اِک زخم کے اندر بھی زخم کا تھا نشاں

گواہی دینے جب آئیں گی زینبؑ مضطر
کہیں گی صاحبِ والعصرؑ سے یہ رو رو کر
اٹھارہ ضربیں گنیں میں نے شہہؑ کی گردن پر
ہر ایک ضرب کا اب تک ہے میرے دل پہ نشاں

گواہ ہوں گے شہیدانِ کربلا سارے
گواہ ہوں گے نبیؐ اور انبیاءؑ سارے
کریں گے غربتِ شبیرؑ پر بکا سارے
ہر اِک طرف نظر آئے گا حشر ہی کا سماں

گواہ بن کے شہیدانِ غم بھی آئیں گے
غمِ حسینؑ میں آنکھوں سے خوں بہائیں گے
جنابِ مہدیِ دوراںؑ کو یہ بتائیں گے
لٹائی ہم نے بھی مولاؑ غمِ حسینؑ میں جاں

اُڑے گی خاک جب آئیں گی سیدہؑ زہرا
کہیں گی کون ہے مجھ سا گواہ اے بیٹا
کہ میری گود میں کاٹا گیا تھا خشک گلا
میرے حسینؑ کے جیسا غریب ہو گا کہاں

گواہی نور علی دیں گے عابدِ بیمارؑ
اے منتقمؑ ذرا سنبھلی جو میری حالتِ زار
سناں کی نوک پہ دیکھا سرِ شہہِ ابرارؑ
جلے خیام سے اُس وقت اُٹھ رہا تھا دھواں